اداریہ

انسان کی فطرت میں جہاں معنویت، کمال طلبی اور خداجوئی رکھی گئی ہے، وہاں اس کے اندر حیوانی خواہشات وتمایلات بھی رکھ دیے گئے ہیں اور یہی وہ خطِ امتیاز ہے جو انسان کو ایک طرف حیوانوں سے اور دوسری طرف فرشتوں سے جدا کرتا ہے۔ اپنی فطرت کے اعتبار سے انسان حیوانی خواہشات کی بے مہار تکمیل سے کبھی سیر نہ ہوگا اور نہ کبھی فرشتہ بن پائے گا کہ نفس میں برائی کی طرف تمایل نہ رہے۔ افراط و تفریط کے ان دو راستوں کے درمیان انسانیت کی صراطِ مستقیم ہے۔ انسان اِس وقت صراطِ مستقیم پر اُس وقت تک ہے جب نہ بے مہار چلے، نہ بے اختیار ہو۔ دین و شریعت انسان کی مہار اور دین کے دائرے میں رہ کر انتخاب، اس کا اختیار ہے۔ بنابریں، صراطِ مستقیم سے گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے انتخاب کو دین کے معیار پر ترجیح دے، حیوانی غرائز کی تکمیل میں حدّ و حدود کا لحاظ نہ رکھے، دین و شریعت اور خدا و ایمان کا صریح انکار کر دے یا بظاہر دینداری کا لبادہ اوڑھ کر اپنی بے راہ روی کی توجیہات تراشے اور خدا و قیامت کے بارے میں شبہات ایجاد کرے۔ یہ حالت انسان کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر حیوانیت کی دلدل میں ایسا پھنساتی ہے کہ وہ اپنی بے راہ روی کو آزادی کا نام دیتا ہے اور اپنی بدعتوں کو دینی کثرتیت کا نام۔

لبرل ازم اور دینی پلورل ازم کے نام و نظریات پر پیش کردہ اِن توجیہات کے پس پردہ ابلیس کی وسوسہ اندازی ہے۔ یہ وہ یلغار ہے جس کا ہر نسل شکار ہے۔ ایسے میں مجلّہ نور معرفت کے موجودہ شمارے کے پہلے دو مقالات اس فکری یلغار اور سافٹ وار کے سامنے انسانیت کی صراطِ مستقیم یعنی دینِ مبین اسلام کا دفاع ہیں۔ پہلے مقالے میں "دینی پلورل ازم کے نظریہ کی حیثیت" کے عنوان سے اہل فکر و نظر کے لئے دَورِ حاضر کی الحادی سوچ کی بعض من گھڑت دلیلوں سے پردہ کشائی کرتے ہوئے حقیقت نمائی کی گئی ہے۔ اور دوسرے مقالے میں "قرآن میں احترامِ انسانیت کا تصوّر" کے عنوان کے تحت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کو جو عظیم مقام و منزلت عطا فرمایا ہے اس کا ہر صورت لحاظ رکھا جائے اور انسانیت کی تکریم یہ ہے کہ اسے اُس کے فطری اور حقیقی مقام سے نہ گرایا جائے۔

اس شمارے کا تیسرا مقالہ مغربی اور اسلامی نقطہ نظر سے اقتدارِ اعلیٰ کا تصوّر اجاگر کرتا ہے جس کے مطابق مغرب کے سیاسی فلسفوں کے مطابق انسان خود اس کائنات کی اعلیٰ ترین مقتدر ہستی ہے اور وہ جیسا نظام یہاں چاہے لاگو کرے۔ لیکن اسلامی نقطہ نظر سے اقتدارِ اعلیٰ کی مسند فقط خداوند تعالیٰ کی ذات کے لئے معین ہے۔ اس مقالہ کے مطابق جب بھی دنیا کے نظامِ سیاست کی بنیاد مغرب کے اقتدارِ اعلیٰ کے تصوّر پر رکھی گئی، اس نظامِ سیاست نے مطلق العنانی اور جبر و استبداد کا روپ اختیار کیا۔ لیکن جب کسی ملک وملّت کے سیاسی نظام کی اساس اسلام کے پیش کردہ اقتدارِ اعلیٰ کے تصوّر پر رکھی گئی تو معاشرے میں سماجی عدل و انصاف اور انسانی برابری و مساوات حاکم ہوئی۔ اس شمارے کا چوتھا

مقالہ علم کے باب میں بعض مروّجہ طبقہ بندیوں اور تقسیمات پر خطِ بطلان کھینچتا ہے۔ "علم کی ماہیت اور تقسیم بندی" کے عنوان سے تحریر شدہ اس مقالے میں اس تصوّر کی مدلل انداز میں نفی کی گئی ہے کہ اسلام میں بعض علوم کو وہ تقدس حاصل نہیں جو بعض دیگر علوم کو حاصل ہے۔ اس مقالے کے مطابق، علم کی شرافت کا معیار، خود علم کا موضوع و مسائل نہیں، بلکہ اس کی غرض و غایت ہے۔ بنابریں، ہر وہ علم جو انسان کی دنیا و آخرت میں نافع ہو، مقدس ہے اور ہر وہ علم جو اس کی دنیا یا آخرت کی منفعت کی راہ میں آڑے آئے وہ گمراہی اور درحقیقت، جہل کا مصداق ہے۔

مجلّہ نور معرفت کا پانچواں مقالہ "برصغیر میں اصول حدیث کے چند اہم مصنفین و تصنیفات" کے موضوع پر ہے۔ یہ مقالہ حدیث پر کتاب شناسی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس مقالے کے مطالعہ سے جہاں اصول حدیث پر برصغیر کے بعض مصنفین کی خدمات سے آشنائی حاصل ہوتی ہے، وہاں اسلامی تعلیمات کے اخذ و استخراج میں حدیث کی منزلت و مقام بھی نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔ اگرچہ اس مقالہ میں برصغیر میں حدیث و اصول حدیث پر انجام پانے والے کام کا مکمل احصاء نہیں ہوا اور بحث تشنہ تکمیل ہے، تاہم یہ مقالہ ایک عام قاری کو اصول حدیث پر برصغیر میں لکھی جانے والی کتب سے آشنا اور ایک محقق کو کم ترین وقت میں بہترین منابع تک رسائی کا موقعہ فراہم کرتا ہے۔

اس شمارے کا چھٹا مقالہ فلسفۂ اخلاق کی انتہائی اہم اور کلیدی بحث پر مشتمل ہے۔ دراصل، اخلاقیات ایک ایسا موضوع ہے جس پر دیندار و بے دین، ہر طبقے نے بات کی ہے اور اس کی اہمیت کا اقرار کیا ہے۔ ایسے میں اخلاقیات کے سرچشمہ (ORIGION) کو خداشناسی، خداپرستی اور کمالِ مطلق کی معرفت و طلب سے جوڑنا، درحقیقت، اخلاقیات کو لازوال اساس فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے دین کے ساتھ ناقابل انفکاک پیوند کو ثابت کرتا ہے۔ اس مقالہ کی روشنی میں یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ اخلاقیات منہائے دین، ایک ایسا فکری نظام ہے جس کے اجراء کی کوئی ضمانت فراہم نہیں کی جاسکتی۔

اس شمارے کا آخری مقالہ QISSAT AL-GHARANIQ IN GLIMPSES OF HISTORY کے عنوان سے مزین ہے۔ یہ مقالہ پیغمبر اسلام ﷺ کے دامنِ نبوّت کو ہر قسم کی لغزش و خطا سے آلودہ ہونے سے منزّہ قرار دیتا ہے۔ اس مقالہ میں انتہائی خوبصورتی سے تاریخی دلائل و شواہد کی روشنی میں پیغمبر اکرم ﷺ کے حصولِ وحی اور ابلاغِ رسالت میں ہر خطا و لغزش اور ابلیسی تدلیس سے محفوظ رہنے کو تاریخی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ دشمنان پیغمبر اکرم ﷺ کی بعض ریشہ دوانیوں اور بدخواہی پر مبنی تصنیفات کا منہ توڑ جواب فراہم کرتا ہے۔ اِن انتہائی قیمتی اور باارزش مقالات کی اشاعت نے سہ ماہی علمی، تحقیقی دینی، سماجی مجلّہ نور معرفت کے 47ویں شمارہ کی گوہر باری میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ شمارہ دینی، سماجی اور انسانی علوم کے حلقوں میں ایک تحقیقی سند کی حیثیت حاصل کرے گا اور اس کے مطالعہ سے قارئین بھرپور استفادہ کریں گے۔ ان شاء اللہ!

* * * * * *